أيما رجل قال لأخيه كافر فقد باء بها احدهما (متفق عليه)

کافر کون

قرآن و سنّت اور عباراتِ فقہاء کرام کی روشنی میں تکفیر کے اصولوں کا بیان

- کفر و ایمان کی بحث
- توہینِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین
- مسلمان کو کافر کہنے کی شناعت
- کیا وضع حدیث کفر ہے؟
- اہلِ قبلہ کی تکفیر
- اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عصمت
- توہینِ رسالت
- نبوت اور عقیدہ ختمِ نبوت
- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اور علمائے کرام
- کیا شیخ اکبر کے کافر ہونے میں شک کرنا کفر ہے؟

مصنف عمیر محمود صدیقی

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور

أيما رجل قال لأخيه كافر فقد باء بها احدهما (متفق عليه)

کافر کون؟

قرآن و سنت اور عبارات فقہاء کرام کی روشنی میں تکفیر کے اصولوں کا بیان

- کفر و ایمان کی بحث
- توہینِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین
- مسلمان کو کافر کہنے کی شناعت
- کیا وضع حدیث کفر ہے؟
- اہلِ قبلہ کی تکفیر
- ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عصمت
- توہینِ رسالت
- نبوت اور عقیدہ ختم نبوت
- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اور علمائے کرام
- کیا شیخ اکبر کے کافر ہونے میں شک کرنا کفر ہے؟

مصنف عمیر محمود صدیقی

زاویہ پبلشرز
C-8 دربار مارکیٹ - لاہور
Ph. Shop: 042-37248657 - 042-37249558
Mob:0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

2014ء

بار اول.................................500

ہدیہ.................................500

ناشر.................................نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

زاویہ پبلشرز | شوروم ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2 داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37248657 042-37249558
Email: zaviapublishers@gmail.com

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
اشرف بک ایجنسی، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5551519
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بہاول پور	0301-7728754
نورانی ورانٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510

انتساب

اہل اسلام کی
تکفیر کرنے والوں کے نام

الحکم باختلاف ذلك علی وجوہ الوجوب و الندب و التحریم

ا) فان کان علی وجه الشهادة و التعریف بقائله و الانکار علیه و التنفیر منه فقد یجب

ب) و قد یندب بحسب حالات الحاکی و المحکی عنه و قد اجمع السلف و الخلف علی حکایات مقالات الکفرة و الملحدین فی کتبهم و مجالسهم لبیانهم و ردها

ج) و ان کان علی وجه الاعتیاد له أو اظهار استحسانه أو کان مولعا بمثله دراسة و تطلبا له أو کان مولعا بروایة أشعار هجوه علیه الصلاة و السلام فهو الساب و لا ینفعه نسبته الی غیره فیبادر بقتله ان لم یتب و قد قالوا: حفظ شطر بیت مما هجی به صلی الله علیه واله وسلم کفر ان رضی بذلك او استحسنه لا ان قصد به غیر ذلك، حققه ابن حجر و اجمعوا علی تحریم روایة ما هجی به صلی الله علیه واله وسلم و تحریم کتابته و قراءته

(رسالۃ فی الفاظ الکفر، ص:۴۰۹)

ترجمہ: کسی شخص سے کفریہ کلمات کی حکایت جائز ہے یا نہیں؟ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں فرمایا ہے کہ اس کا حکم مختلف وجوہ کے ساتھ ہے، کبھی یہ واجب ہوتا ہے، کبھی مستحب ہوتا ہے اور کبھی حرام ہوتا ہے۔

1. اگر یہ گواہی کے طور پر ہو اور اس لئے ہو کے لوگ اس کہنے والے کو جان لیں اور اس کا انکار کریں اور اس سے نفرت کریں تو یہ واجب ہے۔
2. یہ کبھی نقل کرنے والے اور جس کے بارے میں نقل کیا جا رہا ہے، کے اعتبار

سے مستحب بھی ہوتا ہے۔ سلف اور خلف کا کافروں اور ملحدین کے مقالات اپنی کتابوں اور مجالس میں نقل کرنے پر اجماع ہے۔

3. اگر یہ عادت کے طور پر ہو یا اس کی تحسین کے اظہار کے لئے ہو یا وہ کفریہ باتوں کو سیکھنا اور طلب کرنا پسند کرتا ہو یا نبی کریم کی (نعوذ باللہ) ہجو میں اشعار کو پسند کرتا ہو تو ساب ہے۔ اس کا ان باتوں کی نسبت کسی دوسرے کی طرف کرنا نفع نہ دے گا، پس اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کے قتل میں جلدی کی جائے گی۔ علماء نے کہا ہے کہ جس شعر میں آپ ﷺ کی (نعوذ باللہ) ہجو بیان کی گئی ہو اس کے نصف بیت کو یاد کرنا کفر ہے اگر وہ اس کے ساتھ راضی ہو یا اس کو اچھا قرار دے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو تو وہ کافر نہ ہوگا۔

یہ تحقیق امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ تمام علماء کا اجماع ہے کہ جس چیز میں نعوذ باللہ آپ ﷺ کی ہجو بیان کی گئی ہو اس کا نقل کرنا لکھنا اور پڑھنا حرام ہے۔

☆معوذتین کا انکار:

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور کلام ہے۔ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے اور وہی اس لا ریب کتاب کی قیامت تک حفاظت فرمائے گا۔ قرآن حکیم ہم تک تواتر سے منقول ہے اور اس کا ثبوت اس قدر قطعی ہے کہ اس کا درجہ احادیث متواترہ سے بھی زیادہ بلند ہے۔ اسی لئے قرآن مجید سے متعلق ہر وہ بات جو خبر واحد سے ثابت ہو لائق توجہ نہیں۔ اخبار احاد ظنی ہوتی ہیں اس لئے ان سے دین کے عقائد بھی نہیں بنتے، بعض حضرات کی یہ رائے ہے کہ اگر کوئی شخص معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کا قرآن میں سے ہونے کا انکار کر دے تو وہ کافر نہیں ہوگا، کیونکہ دور اول میں اس کی قرآنیت میں اختلاف تھا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے قرآن میں سے ہونے کے قائل نہیں تھے۔ صدر اول کے بعد امت کا اجماع ہوا کہ یہ دونوں بھی قرآن مجید کی سورتیں ہیں اس لئے اجماع متاخر خلاف متقدم کو رفع نہیں کرسکتا۔

محققین اور علمائے اصول کا موقف یہ ہے جو عین صواب ہے کہ ان دونوں کا قرآن کی سورتیں ہونا قطعی طور پر ثابت ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس بات کی نسبت کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں سے نہیں باطل ہے۔ اگر کوئی کسی درجہ میں اسے حدیث ثابت کر بھی دے تو باعتبار نقل خبر واحد ہونے سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور اخبار احاد سے قرآن کا ثبوت کا یا اس میں اشتباہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید ہر قسم کی اشتباہ اور شک سے پاک ہے۔ لہٰذا ان سورتوں کا قرآن میں سے ہونے کا انکار کفر ہے۔

مجتہد مطلق امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وما عن ابن مسعود من انکار المعوذتین لم یصح

(التحریر: ج:۲/ص:۲۷۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو معوذتین کا انکار مروی ہے وہ صحیح نہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و المعوذتان فقد ثبت نقلهما شائعا من القرآن كسائر السور و ابن مسعود رضى الله عنه لم ينكر كونهما من القرآن (المستصفى: ج:۱/ص:۲۸۶)

ترجمہ: معوذتین کا قرآن میں سے ہونا اسی طرح سے منقول اور مشہور ہے جیسے دیگر سورتوں کا قرآن میں سے ہونا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے قرآن میں سے ہونے کا انکار نہیں کیا۔

حضرت شیخ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و ما عن ابن مسعود رضى الله عنه من انكارهما لم يصح.... و اختار فى الفتاوىٰ البزازية تكفير منكرهما للاجماع على كونهما منه (فتح الغفار: ص:۱۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو معوذتین کا انکار مروی ہے وہ صحیح

نہیں.... فتاویٰ بزازیہ میں ان دونوں سورتوں کے قرآن میں سے ہونے کے منکر کی تکفیر کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کی قرآنیت پر اجماع ہے۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اجمع المسلمون على ان المعوذتين و الفاتحة و سائر السور المكتوبة فى المصحف قرآن و ان من جحد شيئا منه كفر و ما نقل عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما فى الفاتحة و المعوذتين باطل ليس بصحيح۔ قال ابن حزم فى اول كتاب المجاز هذا كذب على ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما موضوع و انما صح عنه قراءة عاصم عن زر عن ابن مسعود رضى الله عنهم و فيها الفاتحة و المعوذتان (المجموع: ج:۳/ص:۳۹۶)

ترجمہ: تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ معوذتین اور فاتحہ اور تمام سورتیں جو مصحف میں مکتوب ہیں وہ قرآن ہیں۔ جس نے ان میں کسی بھی ایک چیز کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو فاتحہ اور معوذتین کے بارے میں منقول ہے وہ باطل ہے اور صحیح نہیں ہے ابن حزم نے کتاب المجاز کے شروع میں کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا گیا ہے اور یہ گھڑی ہوئی بات ہے اور قراءت عاصم جو زر اور پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں فاتحہ اور معوذتین موجود ہیں۔

حضرت امام ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

و من ذلك أيضا جحد اية او حرف من القرآن مجمع عليه كالمعوذتين بخلاف البسملة أو زيادة حرف فيه مع اعتقاد

انہ منہ .فان قلت :قد انکر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کون المعوذتین قرآنا فکیف یکفرنا فیہما ؟قلت: قال النووی فی المجموع :ان نسبۃ ذلک لابن مسعود رضی اللہ عنہما کذب علیہ (الاعلام بقواطع اھل الاسلام:ص:۲۰۶)

ترجمہ: وجوہ تکفیر میں سے کسی آیت یا قرآن حکیم کے کسی حرف کا انکار کرنا ہے جس پر اجماع ہو، جیسے معوذتین کا انکار کرنا بخلاف بسملہ کے۔ یا کسی حرف کی قرآن میں زیادتی کرانا اس اعتقاد کے ساتھ کہ یہ قرآن میں سے ہے۔ اگر تم یہ کہو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے معوذتین کے قرآن میں سے ہونے کا انکار کر دیا ہے تو پھر ان دونوں کے قرآن میں سے ہونے کا انکار کرنے والے کی تکفیر کیونکر ہو سکتی ہے؟ میں یہ کہوں گا کہ امام نووی نے مجموع میں بیان کر دیا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس بات کی نسبت جھوٹ ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام فخرالدین کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

والأغلب علی الظن ان نقل ھذا المذھب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل باطل و بہ یحصل الخلاص عن ھذہ العقیدۃ (الاتقان:ص:۱۲۱)

ترجمہ: غالب گمان یہی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس مذہب کا منقول ہونا باطل ہے۔ اس طرح اس عقیدہ سے خلاصی نصیب ہو جائے گی۔

آپ آگے ارشاد فرماتے ہیں:

و کذا قال القاضی ابو بکر لم یصح عنہ انھا لیست من القرآن ولا حفظ عنہ .... و قال النووی فی شرح المھذب: أجمع المسلمون علی ان المعوذتین و الفاتحۃ من القرآن و

ان من جحد منھا شیئا کفر و ما نقل عن ابن مسعود باطل لیس بصحیح و قال ابن حزم فی المحلی: ھذا کذب علی ابن مسعود و موضوع و انما صح عنہ قراءۃ عاصم ،عن زر عنہ وفیھا المعوذتان و الفاتحۃ (الاتقان:ص:۱۲۱)

ترجمہ: اسی طرح سے قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح منقول نہیں ہے اور نہ ان سے یاد کی گئی ہے کہ معوذتین قرآن میں سے نہیں.... امام نووی شرح المہذب میں فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ معوذتین اور فاتحہ قرآن میں سے ہیں۔ جس کسی نے ان میں سے کسی کا بھی انکار کیا وہ کافر ہو جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو فاتحہ اور معوذتین کے بارے میں منقول ہے وہ صحیح نہیں ہے ابن حزم نے المحلی میں کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا گیا ہے اور یہ گھڑی ہوئی بات ہے اور قرأت عاصم جو زر اور پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں فاتحہ اور معوذتین موجود ہیں۔

حضرت امام قاضی محب اللہ بہاری فرماتے ہیں:

ما نقل احادا فلیس بقرآن قطعا (مسلم الثبوت: ج:۲/ص:۱۱)

ترجمہ: جو بطور خبر واحد منقول ہو وہ قطعاً قرآن نہیں ہو سکتا۔

اس کی وضاحت میں بحرالعلوم مولانا عبدالعلی فرماتے ہیں:

(ما نقل احادا فلیس بقرآن قطعا) و لم یعرف فیہ خلاف لواحد من اھل المذھب.... و المنقول احادا لیس متواترا فلیس قرآنا (فواتح الرحموت: ج:۲/ص:۱۱)

ترجمہ: اس میں کسی بھی اہل مذہب کا اختلاف معروف نہیں ہے۔ جو بات بطور خبر واحد منقول ہو وہ متواتر نہیں ہو سکتی اور جو متواتر نہیں وہ قرآن نہیں ہے۔

آپ اسانید کے بیان کے بعد لکھتے ہیں:

و قد ثبت بالاسانید الصحاح ان قراء ة عاصم و قراء ة حمزة و قراء ة الکسائی و قراء ة خلف کلها تنتهی الی ابن مسعود و فی هذه القرآت المعوذتان و الفاتحة جزء من القرآن و داخل فیه .فنسبة انکار کونها من القرآن الیه غلط فاحش و من أسند الانکار الی ابن مسعود رضی الله عنه فلا یعبأ بسنده عند معارضة هذه الاسانید الصحیحة بالاجماع و المتلقاة بالقبول عند العلماء الکرام بل و الامة کلها کافة فظهر ان نسبة الانکار الی ابن مسعود رضی الله عنه باطل (فواتح الرحموت: ج:۲/ص:۱۲)

ترجمہ: ان صحیح اسانید سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف ان سب کی قرأتیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ پر ختم ہوتی ہیں۔ ان تمام قرأتوں میں معوذتان اور فاتحہ قرآن کا جزو ہیں اور قرآن میں داخل ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی طرف اس بات کی نسبت کہ آپ ان کے قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتے تھے فحش غلطی ہے۔ جس نے اس انکار کی نسبت حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کی طرف کی تو اس کی سند کی پرواہ نہیں کی جائے گی، ان اسانید سے تعارض کے وقت جو بالاجماع صحیح ہیں اور علماء کرام کے نزدیک انہیں قبولیت حاصل ہے، بلکہ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے، پس یہ ظاہر ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی طرف انکار کی نسبت باطل ہے۔

علمائے امت کی ان تصریحات سے یہ واضح ہوگیا کہ معوذتین قرآن حکیم کا حصہ ہیں اور ان کی قرآنیت کا انکار کفر ہے جس طرح اور سورتوں کا انکار کفر ہے۔ جہاں تک حضرت

عبداللہ بن مسعود ؓ کی طرف اس بات کی نسبت ہے کہ آپ ان دونوں سورتوں کے قرآن میں سے ہونے کے قائل نہیں تھے ان پر افترا ہے، کذب ہے اور باطل ہے، پس اگر کوئی شخص فاتحہ یا معوذتین کے قرآن میں سے ہونے کا انکار کردے وہ کافر ہوجائے گا۔

اہل قبلہ کی تکفیر:

علماء عظام کے مابین اہل قبلہ کی اصطلاح معروف ہے۔ یہ اصطلاح نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے ماخوذ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی صلاتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی له ذمة الله و ذمة رسوله صلی الله علیه واله وسلم فلا تخفروا الله فی ذمته

(صحیح البخاری: کتاب الصلاۃ: باب فضل استقبال القبلۃ)

ترجمہ: جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ ہے، پس اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے ذمہ میں نہ توڑو۔

علمائے عظام جب یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو ضروریات دین پر ایمان لانے والے ہوں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی حدیث مبارکہ میں نماز ادا کرنے، قبلہ رو ہونے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے کا ذکر فرمایا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ان باتوں کا ذکر فرمارہے ہیں جو اہل اسلام کی علامات ہیں۔

حضرت ملا علی قاری ؒ اہل قبلہ کی تعریف میں فرماتے ہیں:

ثم اعلم ان المراد بأهل القبلة الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الدین کحدوث العالم و حشر الاجساد و علم الله بالکلیات و الجزئیات و ما أشبه ذلك من المسائل فمن واظب طول عمره علی الطاعات و العبادات